بیان نمبر:1

جمعة المبارک

الحمدلله وَكَفٰی وَالصلوٰةُ والسلامُ علیٰ مَنْ لانبیَّ بعدَہ،امابعد

سامعین محتشم!......... آج ہمارے بیان کا موضوع ہے„**اسماءُ الحسنیٰ کے فضائل**،،

اس بیان میں ان شاءاللہ العزیز!

ہم دوآیات کریمہ کی مختصر تفسیر،ان کا شانِ نزول،ان آیات کریمہ سے حاصل ہونے والے شرعی مسائل، پھر اسی موضوع کی مناسبت سے 2احادیث کریمہ اور اختتام پر دعا قبول ہونے کا ایک وظیفہ بھی سنیں گے۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مجھے حق بیان کرنے اور ہم سب کو اسے سن کر یاد رکھنے،عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبیِّ الامین صلی اللہ علیہ وسلم

فرمان باری تعالیٰ:**وَلِلّٰهِ الاَسماءُ الحُسنیٰ فادعُوہ بِهاوَذَرُوْاالَّذِینَ یُلحِدُوْنَ فِیۡ اَسماۗئِهٖ سَیُجزَوْنَ مَاکانُوایَعمَلُوْن**۔

(سورۃ الاعراف،آیت 180)

ترجمہ: اور بہت اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں،عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:**قُلِ ادۡعُوااللّٰهَ اَوِدۡعُواالرَّحمٰن اَیّامَاتَدۡعُوافَلَه الاَسماءُ الۡحُسنیٰ وَلاتَجۡهَرۡ بِصَلاتِكَ وَلاتُخَافِتۡ بِهَاوَابۡتَغِ بَیۡنَ ذَالِكَسبِیلاً**(سورۃ بنی اسرائیل ،آیت110)

ترجمہ: تم فرماؤ„**اللہ**،، کہہ کر پکارو... یا...„**رحمٰن**،، کہہ کر،تم جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو اور نہ اسے بالکل آہستہ کردو اور دونوں کے درمیان کا راستہ تلاش کرو(یعنی درمیانی آواز میں پڑھو)

شانِ نزول

ان دونوں آیات کریمہ کا شانِ نزول(نازل ہونے کی وجہ)کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا:ایک رات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں„**یااللہ ،یارحمٰن**،، فرماتے رہے۔ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تو کئی معبودوں کو پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود 2 کو پکارتے ہیں۔اللہ کو اور رحمٰن کو(معاذاللہ عزوجل)

(تفسیر خازن،الاسراء،تحت الآیۃ :110ج3ص194,195)

اسکے جواب میں یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دونوں نام ایک ہی ذات اور معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو،اس کے بہت سے نام ہیں۔اور سب نام اچھے ہیں جیسے اللہ عزوجل کے ننانوے نام معروف ومشہور ہیں اور حقیقتاً اس سے بھی زیادہ نام ہیں جن کے معنیٰ بہت پاکیزہ ہیں۔

(**وَلاتَجۡهَرۡ بِصَلاتِكَ وَلاتُخَافِتۡ بِهَا:** اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ کردو)

شان نزول

آیت کریمہ کے اس جزء کے شان نزول کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو نماز پڑھایا کرتے تو اپنی آواز مبارک قرآن پاک پڑھنے میں بلند فرمایا کرتے تھے،جب کافر سنتے تو قرآن کریم اور اس کو اتارنے والے اللہ رب العزت اور لانے والے جبریل امین کی شان میں گستاخانہ کلمات بکتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:„**وَلاتَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ**،، کہ نماز کی قرأت کو اونچا نہ کہو کہ کافر سن لیں گے تو بیہودہ کلمات بکیں گے۔„**وَلاتُخَافِتۡ بِهَا**،، اور اپنے اصحاب سے اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ وہ سن ہی نہ سکیں۔„**وَابۡتَغِ بَیۡنَ ذَالِكَ سَبِیۡلاً**،، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو یعنی درمیانی آواز رکھو)(بخاری شریف،کتاب التفسیر،سورہ بنی اسرائیل،باب ولاتجھر بصلاتك ولاتخافت بھا،ج3ص243الحدیث2722)

(**اَلَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اَسۡمَآئِہٖ**: جو اسکے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں)
اللہ رب العزت کے ناموں میں حق واستقامت سے دور ہونا کئی طرح سے ہے۔
(۱)اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسا کہ مشرکین نے لفظ ,,**اِلٰـه**،، کو ,,**لات**،،اور ,,**عـزیـز**،، کو ,,**عُزیٰ**،، اور ,,**مَـنَّان**،، کو ,,**منات**،، کرکے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے،لہذا ایہ ناموں میں حق سے تجاوز یعنی حد سے بڑھنا ہے جو کہ سخت ناجائز ہے۔
(۲)اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے نام مقرر کئے جائیں جو قرآن وحدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کو سخی کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں۔
نوٹ:شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نزھۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:
اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ توقیفیہ ہیں،یعنی کتاب وسنّت میں جو وارد ہیں،یا جن کے اطلاق پر اجماع ہے،مثلاً ,,**جـوّاد**،، کا اطلاق حدیث میں آیا ہے،لہذا ,, **جـوّاد**،، کا اطلاق درست ہے،مگر سخی نہیں آیا(سخی کا لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے کتاب وسنّت میں نہیں آیا) اس لئے اس کا اطلاق ممنوع(منع) ہے،شہید وبصیر آیا ہے،اس لئے اس کا طلاق درست ہے،حاضر ناظر نہیں آیا،اس لئے اس کا اطلاق درست نہیں۔
اقـول وهـوالـمستعان: یہ توقیف صرف عربی زبان کیساتھ خاص ہے دوسری زبانوں کیلئے قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو اسماء مسلمانوں کے عام وخواص خصوصاً علماء وفقہاء میں رائج ہیں ان کا اطلاق درست ہے۔جیسے یزداں،ایزد،خداوغیرہ۔ہنود(ہندؤں) کے ہاں جو اسماء انکے معبودان باطلہ دیوی،دیوتاؤں کیلئے بولے جاتے ہیں،ان سے سخت احتراز(بچنا) چاہئے۔ان میں سے بعض تو کفر صریح ہیں،مثلاً بھگوان،رام وغیرہ۔(نزهة القاری شرح صحیح بخاری،ج3ص898)
نـکـتـه:اللہ رب العزت کے وہ تمام نام جو قرآن وحدیث میں وارد ہوئے انہیں اسمائے توقیفیہ کہتے ہیں لہذا کسی بھی شخص کو ان اسمائے توقیفیہ کے علاوہ اپنی طرف سے کسی لفظ کو ایجاد کرکے اللہ رب العزت کیلئے استعمال کرنا قطعاً جائز نہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کے نیک بندوں کو,,داتا،غوث،مشکل کشاء وغیرہ کہنا شرک نہیں کیونکہ یہ اسمائے توقیفیہ میں سے نہیں ہیں یعنی قرآن وحدیث میں اللہ رب العزت کیلئے استعمال نہیں ہوئے۔جبکہ بعض لوگ ان الفاظ کے لفظی معنی سے دھوکہ کھا کر غیر اللہ پر انکے اطلاق واستعمال کو شرک سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ ان الفاظ کا اطلاق قرآن وحدیث میں اللہ رب العزت کیلئے ہوا ہی نہیں اور نہ ہی یہ اسمائے توقیفیہ میں سے ہیں بلکہ ان کا اللہ رب العزت کی ذات کیلئے استعمال ہی شرعاً جائز نہیں ہے لہذا جن الفاظ کا استعمال ہی ذات باری تعالیٰ کیلئے ناجائز ہے بھلا ان الفاظ کے غیر اللہ پر استعمال سے شرک کیسے ہوسکتی ہے۔اور جو شخص ان الفاظ کے اللہ رب العزت کے غیر کیلئے استعمال کو شرک قرار دیتا ہے وہ ان الفاظ کا قرآن وحدیث میں اللہ رب العزت کیلئے خاص ہونا ثابت کریں،اور ان کا اسمائے توقیفیہ میں ہونا ثابت کریں پھر شرک کا فتویٰ لگائیں،اگر قرآن وحدیث سے ان کا اسمائے توقیفیہ ہونا ثابت نہ کرسکیں تو کھینچ تان کر مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کرکے شرک کے فتوے لگانے سے اجتناب کریں۔
اگر پھر بھی بالفرض کوئی صاحب ان الفاظ کو کھینچ تان کر اسمائے توقیفیہ میں سے ثابت کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور اس بناء پر فتویٰ شرک مسلمانوں پر داغتے ہیں۔
تو ہم عرض کریں گے کہ صاحب ان آیات کریمہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:
,,**اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ الرَّحِیۡم**،،(سورة البقرة،آیت143)
ترجمه:اللہ لوگوں پر رؤف ورحیم ہے۔
اس آیت کریمہ میں لفظ ,,**رؤف ورحیم**،، اللہ رب العزت کیلئے استعمال ہوا ہے۔
جبکہ اس آیت کریمہ ,,**لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ الرَّحِیۡم**،،
(سورة التوبه،آیت128)

ترجمہ: تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر رؤف ورحیم ہیں۔
میں لفظ ,,**رؤف ورحیم**،، نبی رحمت شفیع امت ﷺ کیلئے آیا ہے۔
اسی طرح اور ایک مقام پر فرمایا: ,,**هُوَمَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر**،، (**سورۃ الحج**، آیت72)
ترجمہ: وہ تمہارا مولیٰ (دوست) ہے، تو کیا ہی اچھا مولیٰ (دوست) ہے اور کیا ہی اچھا نصیر (مددگار) ہے۔
جبکہ ایک مقام پر فرمایا: ,,**اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْن**،، (**سورۃ البقرۃ**، آیت286)
ترجمہ: تو ہمارا مولیٰ ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔
ان مذکورہ دونوں آیات میں لفظ ,,**مولیٰ**،، اللہ رب العزت کیلئے آیا، جبکہ حدیث پاک میں ہے: ,,**مَنْ كُنْتُ مَوْلَاه فَعَلِيٌّ مَوْلٰى**،، (**جامع ترمذی، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج2الحدیث:3713**)
ترجمہ: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔
اس حدیث پاک میں سید عالم مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے اسی لفظ ,,**مولیٰ**،، کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے بھی ارشاد فرمایا۔
بلکہ ہمارے عرف میں بسا اوقات ہر داڑھی والے شخص کو دیکھ کر ,,**مولانا**،، کہہ دیا جاتا ہے۔
تو شرک کے فتوے لگانے والوں سے عرض ہے کہ ان آیات واحادیث کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیا یہ شرک کی تعلیم دے رہی ہیں۔ اور اس فتوے کی زد میں جہاں ہر وہ شخص آ رہا ہے کہ جو اپنے علماء کو ,,**مولانا**،، یعنی ہمارے مولیٰ کہہ کر پکارتا ہے اس سے بڑھ کر اللہ رسول بھی اس فتوے کی زد میں آتے ہیں۔
اگر صاحب فتویٰ یہاں تاویل کرتے ہیں کہ جناب جہاں پر اللہ رب العزت کیلئے لفظ ,,**رؤف ورحیم**،، اور ,,**مولیٰ**،، آیا ہے وہاں مراد ہے کہ اللہ رب العزت بغیر کسی کے طاقت دیئے ,,**رؤف ورحیم**،، اور ,,**مولیٰ**،، ہے جبکہ جہاں پر یہی الفاظ رسول کریم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم، اور ہمارے عرف میں علماء کرام کیلئے استعمال ہوتے ہیں تو اس سے مراد ہے کہ یہ شخصیات اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور اذن وعطاء سے ,,**رؤف ورحیم**،، اور ,,**مولیٰ**،، ہیں۔
تو ہم عرض کریں گے کہ صاحب یہی تو ہم بھی عرض کر رہے ہیں کہ جب تک کسی لفظ کا اللہ رب العزت کیلئے خاص ہونا ثابت نہ ہو اس کا استعمال ہرگز مخلوق پر ناجائز نہیں۔ جیسا کہ ,,غوث، مشکل کشاء اور داتا،، کے الفاظ اللہ رب العزت کیلئے خاص نہیں لہذا ان کا استعمال مخلوق کیلئے ہرگز شرک نہیں۔
اور اگر بالفرض یہ الفاظ قرآن وحدیث میں اللہ رب العزت کیلئے بھی استعمال ہوئے ہوں تب بھی اس سے شرک لازم نہیں آئے گی بلکہ مسلمانوں سے حسن ظن رکھتے ہوئے وہ تاویل جو آپ نے ,,**رؤف ورحیم**،، اور ,,**مولیٰ**،، کے استعمال میں کی ہے وہی یہاں بھی ہوگی۔ کیونکہ جاہل سے جاہل مسلمان بھی کسی نبی یا ولی کو خدا ہرگز نہیں تسلیم کرتا بلکہ خدا کے بندے اور مخلوق ہی مانتا ہے۔ لہذا ہمیں مسلمانوں سے حسن ظن ہی رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔
اللہ رب العزت تعصب سے دور رہ کر حق قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائے! آمین
(۳) حسن ادب کی رعایت نہ کرنا۔
(۴) اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ ,,رام،، یا ,,پرماتما،، وغیرہ
(۵) ایسے اسماء کا اطلاق واستعمال کرنا جنکے معنی ہی معلوم نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں ہوسکتا کہ یہ اللہ رب العزت کی شان کے لائق ہیں یا نہیں۔ (**تفسیر خازن، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ180ج2ص124**)

الحادفی اسماء(یعنی اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حد سے بڑھنے) کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ غیراللہ پر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا اطلاق کیا جائے جو اللہ عزوجل کیساتھ خاص ہیں۔جیسے کسی کا نام ,,رحمن،قدوس،خالق،قدیر،،رکھنا یا کہہ کر پکارنا، ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ,,عبدالرحمن،،کو,,رحمن،،عبدالخالق،،کو,,خالق،،اور,,عبدالقدیر،،کو,,قدیر،،وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں یہ ناجائز و گناہ ہے اس سے بچنا لازم ہے۔

احادیث مبارکہ سے اسماء الحسنیٰ کے فضائل

احادیث میں اسماء الحسنیٰ کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں،دو احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عن ابی ہریرۃ رضی الہ تعالیٰ عنہ :**اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالیٰ تِسۡعَۃً وَّ تِسۡعِیۡنَ اِسۡمًا،مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً ،مَنۡ اَحۡصَاھَا دَخَلَ الۡجَنَّۃَ،،**

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو،جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

(مشکوٰۃ المصابیح،ج1 ،کتاب اسماء اللہ تعالیٰ،الفصل الاول،ص201،الحدیث:2176،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاھور)
(بخاری شریف ،کتاب الشروط،باب مایجوز من الاشتراط والثنیافی الاقرار.....الخ،ج 1ص485الحدیث:2736،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ ،لاھور)(صحیح مسلم،ج2،کتاب الذکر والدعاء.......الخ،باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاھا،ص345،الحدیث:6809،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ،لاھور)

حضرت علامہ یحیٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ,,علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ صرف ننانوے ہی نہیں ہیں۔اس حدیث کا مقصد صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہوجاتا ہے۔

(نووی علیٰ صحیح مسلم،ج 2،کتاب الذکر والدعاء.......الخ،باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاھا،ص345،تحت الحدیث:6809،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ،لاھور)

امام المحدثین حافظ ابوبکر بن عربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعض علماء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے 1 ہزار نام ہیں،علماء کرام کا یہ قول نقل کرنے کے بعد امام ابن عربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ 1 ہزار کی تعداد جو علماء نے ارشاد فرمائی ہے یہ کم از کم ہے،حق یہ ہے کہ اللہ رب العزت ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے کتنے نام مبارک ہیں۔

(نووی علیٰ صحیح مسلم،ج 2،کتاب الذکر والدعاء.......الخ،باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاھا،ص345،تحت الحدیث:6809،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ،لاھور)

(۲)ایک روایت میں ہے کہ,,اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کے ذریعے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

(جامع صغیر،حرف الھزۃ،ص143،الحدیث2370)

اسماء الحسنیٰ پڑھ کر دعا مانگنے کا بہترین طریقہ

اسماء الحسنیٰ پڑھ کر دعا مانگنے کا بہترین طریقہ حاضر خدمت ہے,,بزرگ فرماتے ہیں:جو شخص اس طرح دعا مانگے کہ پہلے کہے,,**اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ یَارَحۡمٰنُ یَارَحِیۡمُ**،، پھر,,رحیم،،کے بعد سے تمام اسمائے مبارکہ حرف ندا(یعنی لفظ,,یا،،کیساتھ)پڑھے جیسے,,**یامالِکُ،یاقُدُوسُ،یاسَلامُ**،، یونہی آخر تک تمام اسماء پڑھے،جب اسماءِ مبارکہ مکمل ہوجائیں تو یوں کہے,,**اَنۡ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّآلِہٖ وَاَنۡ تَرۡزُقَنِیۡ وَجَمِیۡعَ مَنۡ یَتَعَلَّقُ بِیۡ بِتَمَامِ نِعۡمَتِکَ وَدَوَامِ عَافِیَتِکَ یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡن**،، پھر دعا مانگے،ان شاء اللہ العزیز !مراد ضرور پوری ہوگی اور کبھی دعا رد نہ ہوگی۔(تفسیر روح البیان،سورۃ الاعراف،تحت الآیۃ180ج3ص282)

وآخر دعوٰنا عن الحمدللہ رب العلمین۔

خادم العلم والعلماء:ابوحمزہ **محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر:0304.5845090 واٹس اپ نمبر:0313.7013113